سید کاشف گیلانی

کیسے آشوب سے اربابِ حکومت گزرے

ایسا لگتا ہے دبے پاؤں قیامت گزرے
یہ وہی جانتا ہے جس پہ مصیبت گزرے

اہل اسلام میں تفریق ' ستم ہے خود پر
اس سے بچ بچ کے سدا اہلِ بصیرت گزرے

اقتدار اپنا بچایا ہے لہو دے دے کر
کیسے آشوب سے اربابِ حکومت گزرے

اے خدا ! کیوں ترا شکوہ مرے لب پر آئے
میں تو کافر ہوں اگر دل سے شکایت گزرے

کیا ڈرائیں گے عقوبت سے اُسے اہلِ ستم
دل پہ جس شخص کے ہر روز قیامت گزرے

وہ بچھاتے رہے حق والوں کی رہ میں آنکھیں
ایسے نظروں سے مری اہلِ عقیدت گزرے

مسکرانے لگیں ہر سَمت خِزاں دیدہ گلاب
اس گلستاں سے اگر بادِ محبت گزرے

تکرت و کابل و بغداد ہیں شاہد کاشفؔ
نقشِ پا چمکے جہاں سے بھی صداقت گزرے